© rasailojaraid.com

ادبیات

غزل

از

جناب الم مظفر نگری

نیاز مندِ محبت سے وہ رمیدہ سہی
کبھی تو آئیں گے آخر بدل کشیدہ سہی

ہے میرا اشکِ ندامت حریفِ بحرِ کرم
تری نگاہ میں یک قطرۂ بدیدہ سہی

حریمِ عشق کے نالوں کا ہو سکی نہ جواب
صدائے دیر و حرم گرچہ برگزیدہ سہی

ہر انقلاب ہے نظمِ حیات کا ضامن
یہ چشم دیدہ حقیقت ہے گو شنیدہ سہی

مذاقِ درد کو سینے میں گرم رکھتی ہے
ہماری آہِ رسا آہِ نارسیدہ سہی

کسی کے عزمِ غلط کا بھی رکھ لیا پردہ
صداقت اپنی جگہ پیرہن دریدہ سہی

اٹھے گی وقت پہ منزل کی سمت شبنمِ تر
بفرشِ سبزہ گلستاں میں آرمیدہ سہی

ہجومِ لالہ و گل میں سکوتِ سرو کو دیکھ
نیاز مندِ گلستاں ہے سرکشیدہ سہی

کسی بہارِ گزشتہ کی یادگار تو ہے
ہمارا باغِ تمنا خزاں رسیدہ سہی

نہیں ہے کوئی بھی گوشہ شوق سے خالی
ہر اشکِ چشمِ وفا اشکِ ناچکیدہ سہی

نہ دیکھ اس کو حقارت سے پیرِ میخانہ
یہ جامِ جم تو ہے گو جامِ ناخریدہ سہی

دلِ تباہ کا یوں اپنے انتقام نہ لے
فغاں کو روک ذرا تو ستم رسیدہ سہی

یہ راز دار ہے ہر شورشِ جنوں کا الم
چمن میں دامنِ گل دامنِ دریدہ سہی

© rasailojaraid.com